اور حقوقِ عرضیہ کے بارے میں بحث کی گئی ہے، جب کہ مروجہ حقوق جن کی خرید وفروخت ہوتی ہے، وہ بھی زیر بحث آئے ہیں۔ ان میں گزرنے کا حق، پانی کی نکاسی، روڈ ٹیکس، پلٹوں پر ٹیکس، فضا سے گزرنے کا حق، پینے کے پانی پر ٹیکس، گیس سپلائی اور اس کی خرید وفروخت، حقوق تعلّی، ٹریڈ مارک، تجارتی لائسنس، پگڑی، زرِضمانت ایجادات اور حق تصنیف وتالیف وغیرہ شامل ہیں۔ اپنے موضوع پر یہ کتاب پڑھنے اور سوچنے والوں کے لیے بنیاد کا کام کرسکتی ہے۔ (میاں محمداکرم)

آزاد بچے آزاد والدین، ظہورالدین خان۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی۔ ملنے کا پتا: مکتبہ معارف اسلامی، ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

بچوں کو باصلاحیت، مہذب، پُراعتماد اور عزتِ نفس کا حامل بنانے کے لیے ان کی نفسیات اور اُن کی ضروریات کو سمجھنا بے انتہا ضروری ہے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے کیے گئے اقدامات، منفی نتائج بھی پیدا کردیتے ہیں۔ شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو کہ جہاں بچوں کے حوالے سے مسائل نہ ہوں، اسی لیے والدین کو احتیاط، توجہ اور منظم زندگی کی ضرورت ہے۔

فاضل مصنف نے اس کتاب میں بچوں کو سمجھنے اور اُن کے مسائل کا سائنٹفک انداز میں حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے، ان کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ بہتر الفاظ اور بہتر رویے سے بچے کی قسمت بدلی جاسکتی ہے۔ اس پہلو پر تفصیلی بحث کی گئی ہے کہ جب تک بچوں کو سنا اور قبول نہیں کیا جاتا، تب تک بچہ اپنے اندر تبدیلی لانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ اُن کی یہ بھی تجویز ہے کہ بچوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے دھماکے سے پھٹ پڑنے کی دہشت ختم کردیں۔ بچوں کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی ناکامیوں کے بارے میں سوچیں اور اس کا جائزہ لیں۔ بچوں کو غم برداشت کرنے کی تربیت بھی دیں۔ چین میں یہ کہاوت عام ہے: "غم کو طاقت میں تبدیل کردو"۔

اسی طرح توجہ دلائی گئی ہے کہ گھر ایسی یونی ورسٹی ہے کہ جہاں سکھائی جانے والی بات، تادمِ مرگ اعمال میں شامل رہتی ہے۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ بچے کے مثبت اقدامات کی بھرپور تائید کی جائے اور اس سے بے جا توقعات باندھ کر دباؤ نہ ڈالا جائے۔ بچوں کو مکالمے میں براہِ راست شریک کیا جائے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ جن بچوں کے لیے ۲۴ گھنٹے محنت کی جاتی